شاہ سلمان بن عبدالعزیز آل سعود زندہ باد

تحریر: شیخ الحدیث حافظ محمد الیاس اثری۔ گوجرانوالہ

اس دنیا میں بڑے بڑے متکبر آئے ہیں جن کی مونچھ نیچے نہیں ہوتی تھی، وقت آنے پر اللہ پاک نے ان کو نیچا دکھایا اور رسوا کر دیا۔ نمرود بن کنعان کا مقابلہ خیر البریہ جناب ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ تھا۔ جناب موسیٰ علیہ السلام کا مقابلہ فرعون کے ساتھ تھا، جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقابلہ اپنے وقت کے فرعون ''ابوجہل'' سے تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ اپنے بندوں کا ساتھ دیا ہے، کیونکہ وہ اللہ پاک کی ہی تو بات کرتے ہیں۔ توحید الوہیت کے بعد سب سے زیادہ قرب الٰہی کا عمل اللہ پاک کی عبادت ہے۔ اللہ پاک سے نقد انعام لینے کا ذریعہ ہے۔ اس کے ذریعے حضرات انبیاء علیہم السلام لوگوں کو اللہ پاک کے ساتھ جوڑتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جد امجد سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اپنی زوجہ محترمہ سیدہ ہاجرہ علیہا السلام اور اپنے ننھے منے لخت جگر سیدنا اسماعیل علیہ السلام کو ایک ایسی جگہ چھوڑا جہاں کچھ بھی نہ تھا۔ آپ اس کو موت کی وادی کہہ سکتے ہیں انہوں نے ماں بیٹے کو اس ویران جگہ میں ٹھہرانے کا مقصد یوں بیان کیا ہے کہ ﴿رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنتُ مِن ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِندَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ﴾ ''اے ہمارے پروردگار! میں نے اپنی کچھ اولاد اس بے کھیتی کی وادی میں تیرے حرمت والے گھر کے پاس بسائی ہے (جہاں بظاہر کوئی سامان زندگی نہیں ہے) اے ہمارے پروردگار! یہ اس لیے کہ وہ نماز قائم کریں''۔ تھوڑی سی کھجوریں اور ایک مشکیزہ پانی ان کو دیا اور واپس اپنے ملک شام کی راہ لی۔

تعمیل ارشاد میں اتنی دیر بھی گوارا نہ کی کہ سیدہ ہاجرہ علیہا السلام کو خبر دیدیں کہ میں جا رہا ہوں تاکہ ان کو کچھ تو تسلی ہو جائے۔ جب سیدہ ہاجرہ علیہا السلام نے ان کو واپس جاتے ہوئے دیکھا تو بار بار آوازیں دیں کہ اس جنگل میں آپ ہمیں کس کے سہارے پر چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ جہاں نہ کوئی انسان ہے اور نہ زندگی کا سامان ہے۔ آوازیں دینے کے باوجود سیدنا خلیل اللہ نے مڑ کر بھی نہیں دیکھا۔ پھر سیدہ ہاجرہ علیہا السلام کو خیال آیا کہ اللہ کا خلیل ایسی بے وفائی نہیں کر سکتا پوچھا کہ کیا یہ آپ کو اللہ پاک نے حکم دیا ہے؟ اب کی بار انہوں نے مڑ کر

جواب دیا کہ ہاں۔ سیدہ ہاجرہ علیہا السلام نے سن کر فرمایا (اذا لا یضیعنا) پھر آپ جائیں، ہمیں آپ کی کوئی پرواہ نہیں وہ مالک ہمیں ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ واپس مڑ کر ایک پہاڑی کے پیچھے کھڑے ہو کر بیت اللہ کی طرف متوجہ ہو کر دعا مانگی ﴿رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ﴾ سیدنا خلیل اللہ نے اپنی دعا کے آغاز میں اپنے بچے اور اس کی والدہ کی بے بسی اور خستہ حالی کا ذکر کرنے کے بعد سب سے پہلے جو دعا کی وہ یہ ہے کہ اے اللہ! ان کو نماز کا پابند بنا دے، کیونکہ نماز دنیا اور آخرت کی تمام خیر و برکات کی جامع اور فلاح کی ضامن ہے اس سے معلوم ہوا کہ اولاد کے حق میں اس سے بڑی کوئی ہمدردی اور خیر خواہی نہیں کہ ان کو نماز کا پابند بنا دیا جائے۔ پھر جب کعبۃ اللہ تعمیر کرنے کی نوبت آئی تو تعمیر کعبہ کے وقت وہاں سات دعائیں مانگی تھیں، ان میں سے ایک یہ تھی ﴿رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِنَا اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ﴾ ''اے ہمارے پروردگار! ہم دونوں کو اپنا فرمانبردار بنا لے اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک جماعت آپ کی تابعدار رہے اور اصل تابعداری اقامت نماز ہے۔''

ملکہ: یہاں لق ودق میدان میں جن کو چھوڑا وہ تو ایک عورت اور ایک بچہ تھا گر دعا میں الفاظ جمع ﴿لِيُقِيمُوا﴾ کے بولے ہیں کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ یہ بیٹا جوان ہوگا اور پھر شادی کرے گا تو ایک وقت آئے گا کہ یہاں ایک بہت بڑا شہر آباد ہوگا۔ حضرات انبیاء علیہم السلام کی نگاہیں بڑی دور رس ہوتی ہیں، یہ اس وقت کی مانگی ہوئی دعا ہے جو آج اپنا رنگ دکھا رہی ہے۔ چلتے چلتے یہ سلسلہ چل نکلا کہ آج وہاں رونقیں ہی رونقیں ہیں۔

آج اقامت صلوٰۃ کا جو نقشہ وہاں موجود ہے وہ ساری دنیا میں کہیں بھی نہیں ملے گا۔ حکومتی سطح پر اس کی پوری نگرانی کی جاتی ہے وہاں نماز کا قیام بطور قانون کے جاری ہے جونہی اذان کی آواز کانوں میں پڑتی ہے تو ہر شے جام ہو جاتی ہے۔ بازاروں میں پورا سناٹا ہوتا ہے اور ھو کا عالم طوری ہوتا ہے۔ کوئی چھوٹی موٹی دکان بھی کہیں کھلی دکھائی نہ دے گی، اقامت نماز کا حقیقی معنیٰ بھی یہی ہے۔

ابھی پچھلے دنوں کی بات ہے کہ دنیا کی سپر پاور اور دنیا کا جعلی تھانیدار امریکہ کا صدر اوباما، سعودی فرمانروا ملک عبداللہ بن عبدالعزیز آل سعود کی وفات کے بعد ان کی تعزیت کیلئے ریاض پہنچا۔ ملک سلمان بن عبدالعزیز آل سعود اور ان کے رفقاء ائیر پورٹ پر اس کے استقبال کیلئے تشریف لائے ابھی جلالۃ الملک نے اوباما مصافحہ ہی کیا تھا کہ ادھر سے اللہ پاک کا بلاوا (اذان) آ گیا۔ ایک لمحہ میں بلا کسی تردد کے فوراً شاہ سلمان

بن عبدالعزیز آل سعود نے مسجد کا رخ کر لیا اور اوباما دیکھتا ہی رہ گیا۔ دنیا میں شاید اس کی مثال نہیں ملتی یہ لاکھوں میں ایک کا مصداق ہے۔ اس میں ہمارے لیے درس ہے کہ ہم اپنے چھوٹے موٹے مہمانوں کی آمد پر بھی نمازیں ترک کر دیتے ہیں۔

خادم الحرمین الشریفین نے ثابت کیا کہ اصل اور ساری پاور کے مالک تو اللہ پاک ہیں۔ اوباما کو اپنی حیثیت کا اچھی طرح احساس ہو گیا۔ شاہ سلمان نے امریکی تکبر کے سامنے اسلامی کردار کی جرأت مندی کا ثبوت پیش کیا ان کے اس عمل کو اس تناظر میں دیکھا جائے جو سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے کعبۃ اللہ کی تعمیر کے وقت دعا کی تھی اور اس تسلسل میں دیکھا جائے کہ جب سیدہ ہاجرہ علیہا السلام اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو وہاں ﴿بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ﴾ میں ٹھہرایا تھا وہاں بھی عرض کیا تھا ﴿رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ﴾ یہ لوگ ان لوگوں کی اولاد ہیں جن کے حق میں سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی تھی۔

یہی وجہ ہے کہ وہاں کا نظام بادشاہت شریعت پر مبنی ہے جس میں ریاست نماز کو اولیت دیتی ہے اور شاہ سلمان کا یہ رویہ اسی سعودی شرعی نظام حکومت کا مظہر تھا کہ آنے والے مہمان کی توہین کرنا اور نہ ہی سعودی تکبر مقصود تھا۔ البتہ سعودی شرعی ثقافت و تاریخ کا مظاہرہ ضروری تھا کہ شاہ سلمان بن عبدالعزیز آل سعود کے اس جرأت مندانہ رویے سے نہ صرف یہ کہ سعودی خاندان کی اسلامی دنیا میں عزت و وقار میں اضافہ ہوا بلکہ وہ ساری دنیا کا امام بن گیا ہے۔ اس میں تمام اسلامی ممالک کیلئے ایک سبق ہے جو کبھی بھی نہیں بھولنا چاہیے۔

سعودی خاندان کی روایت ہے کہ بچوں کی دینی تعلیم کیلئے محل میں علماء کی ایک جماعت موجود ہوتی ہے جو، ان شہزادگان کے قلوب و اذہان کو قرآن و سنت کے نور سے منور کرتی ہے۔ ان کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ سعودی شہزادہ پہلے عالم دین بنتا ہے اس کے بعد وہ عصری علوم کے حصول کیلئے کوشاں ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سعودی حکمران تھوڑی بہت بشری کمزوریوں کے باوجود نماز، روزے اور حج وغیرہ کے پابند اور زہد و تقویٰ سے مزین نظر آتے ہیں۔ سعودی حکمرانوں کی دینی خدمات، حرمین شریفین کی توسیع اور زائرین و حجاج کرام کی خدمات کو کہاں تک بیان کریں، بس یہی کہتا ہوں کہ ﴿ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾

آخر میں ضرور کہوں گا کہ سعودی حکمران ارکان اسلام کی پابندی اور شعائر اسلام کی تعظیم و تکریم علماء کرام کی توقیر میں اب امت مسلمہ کے حکمرانوں کیلئے مشعل راہ اور سنگ میل ہیں۔